ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 4, (Oct to Dec 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

علی مرتضیٰ
پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اُردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی فیصل آباد

”جنت کی تلاش“ رومانوی حسیاتی تناظر میں

Ali Murtaza
Ph.D Scholar, Department of Urdu, Govt. College University Faisalabad.

"Jannat ki Talash" In a Romantic Sensual Context

Romanticism is the defining critical term of literature. Romantics usually see their future as a world shrouded in the mists of the past. When their dreams are shattered, they feel anguish and despair. This condition makes them suffer from torture, but they enjoy torturing themselves. Rahim Gul seems to reflect romanticism in his novel. In this novel, retrospectism, fantasyism, natural scenes and emotions are fully depicted. The novelist seems to highlight the richness of ideas and characters lost in dreams in his novel. So they feel happy even by taking refuge in the hidden valleys of the past. Therefore, all the qualities are found in his novel which are enough to prove this novel as romantic.

Key Words: *Romanticism, Shrouded, Suffer, Torturing, Retrospectism, Fantasyism, Natural Scenes, Depicted.*

رحیم گل کا شمار اُردو ادب کے نامور اور منفرد ناول نگاروں میں ہوتا ہے۔ رحیم گل بیک وقت ناول نگار، افسانہ نگار، خاکہ نگار، نقاد اور ہدایت کار تھے۔ رحیم گل ایک ایسے ادیب کے طور پر سامنے آئے جن کی تصانیف نئے قلم کاروں کے لیے مشعل راہ ہیں۔

رومانویت ادب کی نہایت معروف و مقبول تنقیدی اصطلاح ہے جو انگریزی کی اصطلاح Romanticism کا اردو ترجمہ ہے۔ دراصل رومانویت کو کلاسیکیت کے متضاد کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ کلاسیکیت اور رومانویت یہ دونوں اصطلاحیں مغربی ادب میں مروج اور مقبول رہی ہیں۔ ان دونوں کے اثرات عربی ادب میں کئی صدیوں تک پائے جاتے ہیں۔ مغرب میں کلاسیکیت رومانویت سے پہلے

مروج ہوئی۔ اس کے بعد رومانویت کا آغاز کلاسیکیت کے خلاف ردِ عمل کے طور پر ہوا۔ ابوالاعجاز حفیظ صدیقی رومانویت کے بارے میں رقمطراز ہیں:

> ”وفور جذبات ، آزادہ روی، نرگسیت ، انانیت انفرادیت پسندی، وسعت طلبی، فطرت پرستی ، جدت طرازی ، جوش و ہیجان قرون وسطی سے دلچسپی ، فلسفیانہ تصوریت و مثالیت، ادبی معاشرتی اور سیاسی قیود کے خلاف بغاوت، مافوق الفطرت ، تحیر افروز اور پراسرار امور سے دلچسپی ، تصوف سے شغف، جبلی طرز عمل اور غیر متمدن فطری زندگی کی طرف مراجعت ، پُرجوش جذبات کا بے ساختہ اظہار ، ہیئت پر مواد کی ترجیح، طریقہ راسخہ قدما سے انحراف ، عقل پر وجدان کی ترجیح، فطرت پسندی اور تخیل کی فراوانی رومانویت کے نمایاں خدوخال ہیں۔“ (۱)

رومانویت میں صرف پرانے اصولوں سے سرتابی ہی نہیں تھی بلکہ ان تمام معیارات اور ترتیب کو رد کرنے کی کوشش تھی جس سے جامد اصول تراشے اور مسلط کیے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ رومانویت کے مفہوم کو اجاگر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ”رومانویت کا ایک ڈھیلا ڈھالا سا مطلب یہ ہے کہ یہ ایک ایسے اسلوب اظہار یا انداز احساس کا اظہار کرتی ہے جس میں فکر کے مقابلے میں تخیل کی گرفت مضبوط ہو، رسم و روایت کی تقلید سے آزادی خیالات کو سیلاب کی طرح جدھر ان کا رخ ہو، آزادی سے بہنے دیا جائے۔“(۲)

رومانوی اپنے مستقبل کو عموماً ماضی کی دھند میں لپٹے ایک جہان کے طور پر دیکھتے ہیں۔ اپنے خوابوں کے ٹوٹ جانے پر وہ شکستگی، کرب اور یاسیت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ یہ کیفیت انہیں اذیت پسندی میں مبتلا کر دیتی ہے مگر وہ خود کو اذیت پہنچا کر لطف اندوز ہوتے ہیں۔

دراصل رومانویت ایک زبردست انا اور خودی کا نام ہے جو دنیا اور اس کے تمام ضابطوں کو اپنے معیار اور سانچے کے مطابق ڈھالنا چاہتی ہے۔ اس کے یہ سانچے انسان اپنی ذاتی خواہشات، جذبات اور تصورات کی مدد سے تخیل کرتا ہے۔ گویا رومانویت ایک ردِ عمل ہے اور ردِ عمل ہمیشہ شدید ہوتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 3, Issue 4, (Oct to Dec 2022)

ڈاکٹر محمد عالم خاں لکھتے ہیں:

''رومانویت آزادی کا نام ہے۔ مروجہ ضابطوں کو توڑ کر نئے معاشرتی رجحانات کو تخلیق کرنا اور انسان کے فطری حقوق اور جذبوں کی آزادی کو بحال کروانا رومانیوں کا حقیقی منتہائے مقصود رہا ہے۔ اس لیے رومانویت ایک انقلابی رویہ ہے جو سوسائٹی کی فرسودہ اقدار کے خلاف ایک اعلان نامہ ہے۔'' (۳)

رومانویت دراصل ایک انقلاب کی صورت میں نمایاں ہوئی اس نے لوگوں کی سوچ کو بدلا اور نئے سے نئے مناظر دیکھنے کی جستجو کا عمل پیدا کیا۔ رومانویت صرف فرار کا نام ہی نہیں بلکہ پوری کائنات میں نئی چیزوں کو دیکھنے کی جستجو کا نام ہے۔

انور جمال اسی سلسلے میں رقم طراز ہیں:

''رومانویت زندگی کا ایسا مخصوص رویہ ہے جس میں آزاد خیالی، انا پرستی، لاابالیت، خودپسندی اور بغاوت کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ تخیل کی اس آزادی سے تخلیق کا ایک ایسا چشمہ پھوٹتا ہے جو منہ زور طوفان سے کم نہیں۔'' (۴)

رومانوی ادیبوں کو جب اپنے جذبات کی آسودگی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو جذبات کی تطہیر کے لیے ان میں سے بعض تخیلی اور تصوراتی یعنی خواب وخیال کی دنیا میں محو ہو گئے تو بعض نے عقل اور تہذیب کی گرفت سے دور فطرت کی گود میں پناہ لی اور کچھ نے ماضی کی یاد سے خود کو وابستہ کر لیا۔ دراصل رومانویت کے تحت فرد کے جذبات واحساسات کو مرکزی حیثیت دی گئی اور یوں اس کے ذہنی، جسمانی، نظریاتی اور جذباتی تقاضوں کی تکمیل کی صورت پیدا ہوئی۔

رومانویت درحقیقت ایک تخیلاتی انداز نظر ہے۔ جس نے نہ صرف ادب بلکہ تاریخ اور فلسفہ کو بھی متاثر کیا۔ یہ احساس کے بانکپن اور تخیل کی لطافت کی وہ لہر ہے جو کبھی کبھی جذباتیت اور مبالغہ آرائی کی حدوں کو بھی چھو لیتی ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 3, Issue 4, (Oct to Dec 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

رحیم گل کا ناول "جنت کی تلاش" ان کی رومانویت پسندی کا مرقع ہے۔ اس ناول میں وفورِ جذبات کی عکاسی، تخیل افروز دلچسپ گفتگو، جدت پسندی، سحر انگیزی، فلسفیانہ باتیں اور فطرت نگاری تواتر کے ساتھ ملتی ہے جو کہ اس ناول کو رومانویت کا منبع قرار دینے کے لیے کافی ہیں۔

"جنت کی تلاش" ایک منفرد نام ہے جو کہ قاری کو اپنے سحر میں مکمل طور پر لپیٹ لیتا ہے۔ یہ ناول موضوع اور کرداروں کے لحاظ سے بھی رومانویت کی بھرپور غمازی کرتا ہے۔

بنیادی طور پر "جنت کی تلاش" ایک بے چین و بے قرار روح کا سفر ہے جس کی کہانی مانسہرہ کے ڈاک بنگلے سے شروع ہوتی ہے۔ دریائے سرن اور کنہار کو عبور کرتی ہے۔ درہ بولان اور وادی کاغان میں پروان چڑھتی ہے۔ جھیل سیف الملوک کے ٹھنڈے پانیوں سے پیاس بجھاتی ہے اور گلگت کے سر بفلک خشک پہاڑوں اور سبزہ زاروں میں ختم ہو جاتی ہے۔

یہ ناول وسیم، عاطف اور امتل کے تین مرکزی کرداروں پر مشتمل ہے۔ جن میں امتل کا کردار سب سے خوبصورت، جاندار، متحرک اور قاری کی مسلسل دلچسپی کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کردار نے رحیم گل کے افکار و نظریات اور رومانویت کی بھرپور اور شاندار عکاسی کی ہے۔

درحقیقت "جنت کی تلاش" اُردو زبان کا وہ پہلا ناول ہے جس میں گہری اور گمبھیر الجھنیں موضوع بنتی ہیں جنہوں نے صدیوں سے بڑے بڑے حکیموں، داناؤں اور دانش وروں کو جستجوئے مسلسل میں مبتلا رکھا ہے۔

"جنت کی تلاش" میں نکلنے والی امتل کی بے چین روح زندگی سے اکتا کر بھٹکتی رہتی ہے۔ زندگی سے بیزار ہو کر انسانی ہجوم سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لیے مناظر فطرت میں پناہ لیتی نظر آتی ہے۔ امتل زندگی کو عنقا کا نام دیتی ہے اور اسے پالینا وہ اپنا مقدر نہیں سمجھتی۔ وہ زندگی کی بھنور کو ان لہروں سے تعبیر کر دیتی ہے جو پتھر پھینکنے پر تو وجود میں آجاتی ہے مگر ان کا وجود ایک لمحے کا ہوتا ہے اور اسی لمحے دریا کے دامن میں نیست و نابود ہو جاتی ہے۔ رحیم گل ان لہروں کو پانے کی کوشش میں تخیل پرستی میں غوطہ لگاتے ہوئے لکھتے ہیں:

> "شاید میں ان لہروں کو نہ پڑھ سکوں، مگر ان لہروں کے محرک قوت کی تلاش جاری رکھ سکتا ہوں اس پتھر کو ڈھونڈ سکتا ہوں جس نے سطح آب کو متزلزل کر دیا تھا اور اس ہاتھ کو بھی

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 4, (Oct to Dec 2022)
ماخذ تحقیقی مجلہ

جس نے اس پتھر کو اکسایا تھا۔۔۔ اور اس خواہش کو بھی جس نے اس ہاتھ کو محرک دیا تھا۔"(۵)

زندگی کے بارے میں ان متزلزل خیالات کی نفی رحیم گل کے ہاں اکثر ملتی ہے۔ رحیم گل کے نزدیک تقریباً آدھی سے زیادہ دنیا تخیل پرستی کے سہارے اپنی زندگی بسر کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

رحیم گل نے اپنے ناول میں فطرت نگاری کے بھی خوب جوہر دکھائی ہیں۔ وہ عام طور پر فطرت سے محبت کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اس طرح مصنف فطرت نگاری اور جذبات نگاری سے بھرپور استفادہ کرکے ناول میں رومانوی فضا کو بکھیر دیتے ہیں۔

رحیم گل کے ہاں فطرت نگاری کی جھلک دیکھیے:

"میں اٹھائیس برس کی عمر میں ایسا قدرتی منظر پہلی بار دیکھ رہا تھا۔۔۔ بلندی سے پستی کی طرف چلنے والی ہواؤں کے اتھال سے جنم لینے والی یہ ہفت رنگ پھوار اپنی ایک الگ کیفیت رکھتی تھی۔ دراصل یہ ایک گیت تھا جسے نیچر گا رہی تھی اور ایسا سُر۔۔۔ جسے پہاڑ نے اگلا تھا۔" (۶)

رحیم گل مناظر فطرت کے ایسے پہلوؤں کو تلاش کرتے ہیں جو فرد کے احساس حسن اور ذوق کی تسکین کی عکاسی کرتے ہیں۔ انہیں فطرت میں موجود فرد کی زندگی اور زندگی سے وابستہ حسن سادگی اور قدرت کے نظاروں نے بے حد متاثر کیا ہے۔ دریاؤں، چناروں، کہساروں، کھیتوں اور راہ چلتے فطرتی مناظر کی طلسم نے انہیں گرفت میں لیے رکھا ہے۔

جھیل سیف الملوک کا نقشہ رحیم گل یوں بیان کرتے ہیں:

"میں اَن گنت آنکھوں سے یہ نورانی منظر دیکھ رہا تھا۔۔۔ چاروں طرف دودھ کی طرح سفید برف میں لپٹے ہوئے سربفلک پہاڑ اور ان کے درمیان ڈیڑھ میل سبز وشفاف پانی کی جھیل یوں لگ رہی تھی جیسے سفید سونے کی انگوٹھی میں سیال زمرد کا نگینہ۔" (۷)

مصنف اپنے ناول میں بھرپور فطری مناظر کے ذریعے رومانوی فضا کو قائم کرنے میں کامیاب نظر آتا ہے۔

ISSN (P): 2709-9636 | ISSN(O): 2709-9644
Volume 3, Issue 4, (Oct to Dec 2022)

رحیم گل رومان اور محبت کو پسند کرنے والے انسان تھے وہ پوری زندگی محبت کا درس دیتے رہے۔ وہ محبت کو نیکی سمجھتے تھے۔ وہ دنیا کی ہر چیز انسان ہو یا جانور، پودے ہوں یا فطرتی مناظر غرض ہر شے سے وہ عقیدت کا اظہار کرتے ہیں:

> "میرے نزدیک محبت ایک نیکی ہے۔ عورت سے محبت، مرد سے محبت، بچے سے محبت، جانور سے محبت اور پھولوں سے محبت، بس میری سرشت ہے اور میں اسی سرشت کے ساتھ زندہ رہنا چاہتا ہوں۔" (۸)

مصنف نے اپنے ناول میں رومان کے ساتھ ساتھ محبت کے جذبے کو بھی ناول کا حصہ بنایا ہے۔ وہ منفرد انداز بیاں میں دو جسموں کا ملن بظاہر تو کرواتے ہیں مگر حقیقت میں دو روحوں کا فاصلہ بہت دور ہوتا ہے۔
ناول نگار اسی سلسلے میں رقم طراز ہیں:

> "یہ ایک عجیب رات تھی۔ سہاگ رات تو ہر آدمی کی زندگی میں آجاتی ہے مگر ایسی رات شاید لاکھوں سالوں بعد ہی کسی کے نصیبوں میں آتی ہوگی۔۔۔ محبوب پاس ہو، مگر صرف دیکھنے کے لیے جی بھر کر دیکھو۔ اتنا دیکھو کہ روح میں گھلا دو تاکہ اگر کل وہ چلا جائے تو یہ احساس نہ ہو کہ وہ نہیں ہے کیونکہ روح میں موجود ہے۔" (۹)

رحیم گل کا ناول "جنت کی تلاش" اپنے اندر ہر طرح کی رومانوی فضا کو قید کیے ہوئے ہے۔ اس ناول میں ماضی پرستی، تخیل پرستی، فطرتی مناظر اور جذبات کی بھرپور عکاسی کی گئی ہے۔ ناول نگار تخیل کے زور پر فطرت نگاری کے جوہر دکھاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ ان کے تخیل کی خاص بات فطرت سے جڑے مظاہر کی دلکش انداز میں پذیرائی کرتا ہے۔ اس کے علاوہ رحیم گل اپنے ناول میں خیالات کی فراوانی اور خوابوں میں کھوئے ہوئے کرداروں کو نمایاں کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ تو کہیں ماضی کی دل پوش وادیوں میں پناہ لے کر بھی فرحت محسوس کرتے ہیں۔ غرض اس ناول میں وہ تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں جو کہ اس ناول کو رومانوی ناول ثابت کرنے کے لیے کافی حد تک معقول دکھائی دیتی ہیں۔

ISSN (**P**): 2709-9636 | ISSN(**O**): 2709-9644
Volume 3, Issue 4, (Oct to Dec 2022)

ماخذ تحقیقی مجلہ

حوالہ جات

۱. ابوالاعجاز حفیظ صدیقی ،کشاف تنقیدی اصطلاحات، اسلام آباد : مقتدرہ قومی زبان ، ۱۹۸۵ء ص ۹۱۔۹۲

۲. سیّد عبداللہ،ڈاکٹر، مباحث، لاہور: مجلس ترقی ادب ، طبع اول ۱۹۶۵ء ، ص ۳۹۲

۳. محمد عالم خان"اردو افسانے میں رومانی رجحانات"لاہور: علم و عرفان پبلشرز ،س ن، ص ۳۰

۴. پروفیسر انور جمال، ادبی اصطلاحات، اسلام آباد: نیشنل بک فائونڈیشن ، طبع دوم ، ۱۹۹۸ء ، ص۱۰۹

۵. رحیم گل، جنت کی تلاش، لاہور: رابعہ بک ہاؤس، س ن، ص۳۳۶

۶. ایضاً، ص۳۳۸

۷. ایضاً، ص۲۳۸

۸. رحیم گل، داستان چھوڑ آئے، لاہور: رابعہ بک ہاؤس، س ن، ص۹

۹. رحیم گل، جنت کی تلاش، ص۳۳۶